



اسلامک بینکنگ کیلئے سبت کا تالاب والا امتحان

جدید فناسنگ میں شکل بمقابلہ حقیقت

یہ فتوی نہیں۔ احکام کیلئے مستند اپل علم سے رجوع کریں۔

Submitted by: Muhammad Kashif Irshad

Email: dev@IrshadOS.com

December 18, 2025



Gift Apps & E-Books



IrshadOS.com

یہ کتنا پچھے کیوں؟ (1)

کچھ لوگ "اسلامک بینکنگ" سن کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ اب معاملہ خود بخوبی سے پاک ہو گیا۔ کچھ لوگوں کو لگتا ہے کہ یہ روایت سودا ہی ہے، بس نام اور کاغذ بدل گیا ہے۔ یہ کتنا پچھے کسی پر حملہ نہیں — یہ صرف یہ چاہتا ہے کہ ہم شکل کے ساتھ ساتھ حقیقت بھی دیکھیں، تاکہ گفتگو جذبات نہیں، اصول طے کریں۔

بنیادی سوال (سادہ اور سیدھی شکل) (2)

آپ کا اصل سوال عوامی زبان میں یوں بنتا ہے

- اگر کوئی فناںگ آج رقم دے اور کل مقرہ شیڈوں کے ساتھ زیادہ رقم واپس لے، اور ساتھ رہن یا ضمانت بھی ہو، تو یہ حقیقت میں بسا کیسے الگ ہے؟
- اگر ایک ہی نتیجہ کئی معابر میں توڑ کر پیش کیا جائے (بیع، اجارہ، وعدہ، حصص کی خرید)، تو کیا اس سے حقیقت بدلتی ہے یا صرف طریقہ بیان بدلتا ہے؟
- گھر یا انشاء فناںگ میں ملکیت کب متقل ہوتی ہے: شروع میں، بذریح، یا آخر میں؟ اور مدت کے دوران حقیقی ملکیتی خطرہ کس پر ہوتا ہے؟

- نبی کریم ﷺ کے دور اور ابتدائی اسلامی نظم میں فلاح کیلئے جو عملی راستے تھے (شرکت، مضاربہ، قرض حسنة، عوامی فلاح) وہ آج کی "لیبل والی قرض داری" سے کیسے مختلف ہیں؟

میزان بینک کی آن لائن ای بکس کیا کرتی ہیں (خلاصہ 3)

ماخذ: یہ خلاصہ میزان بینک کی آن لائن ای بکس کے متن (اسلامی بینکنگ والے مواد (پر بنی ہے۔

ربا کا مرکزی مسئلہ (متن کے مطابق 3.1)

متن میں یہ نکتہ نمایاں ہے کہ قرض میں ربا وہ اضافہ ہے جو پہلے سے طے شدہ اور وقت کے ساتھ مشروط ہو: رقم دی گئی اور وقت گزرنے کے بعد لے لاناً زائد رقم واپس لی گئی۔ یعنی مسئلہ منافع "نمیں، مسئلہ "قرض پر ضمانتی اضافہ" ہے۔"

اسلامی بینک متبادل کے طور پر کیا راستے دھاتی ہے؟ 3.2

متن کے مطابق اسلامی فناں سودی قرض کے بجائے یہ راستے اختیار کرنے کی بات کرتا ہے:

- مشارکہ اور مضاربہ : منافع و نقصان کی شرکت
- مراجع : حقیقی خرید و فروخت کے ذریعے نفع
- اجارہ : حقیقی ملکیت کے ساتھ کرایہ (انتفاع)

- سکوک اور فنڈز وغیرہ : جن میں اصل شرط حقیقی ملکیت اور حقیقی خطرہ ہے، محض کاغذی
شکل نہیں

3.3 متن کے اندر "روح" کی مثال

متن میں ایک تصور یہ بھی آتا ہے کہ سرمایہ ایک پول کی صورت میں مشارکہ یا مضاربہ کے ذریعہ کام کرے، منافع تقسیم ہو اور خطرہ سرمایہ کا برداشت کریں — یعنی والپسی محض رقم پر کلایہ نہ بننے بلکہ حقیقی کاروباری سرگرمی سے جڑے۔

قرآن میں سبب کا واقعہ — اور یہاں اس کی اہمیت) تفہیم القرآن (41)

پروجیکٹ فائل حوالہ : تفہیم القرآن (جلد 1 تا 6) — اصحاب سبب کے واقعہ کی تفسیر۔

قرآنی اشارہ : سورہ الاعراف 163:7 اور سورہ البقرہ 2:65۔

4.1 قرآن کیا بیان کرتا ہے؟) ساحلی بستی کا امتحان

قرآن ایک ایسے گروہ کا ذکر کرتا ہے جو سمندر کے کنارے رہتا تھا۔ انہیں سبب کے دن ایک حد مقرر کی گئی تھی تاکہ وہ اس دن دنیاوی کمائی اور شکار سے رُکیں۔ پھر آناش یہ بنی کہ سبب کے دن پچھلیاں نمایاں طور پر قریب آتیں اور باقی دونوں میں اس انداز سے نہ آتیں۔ یعنی امتحان یہ تھا کہ عین لائچ کے وقت اطاعت ہوتی ہے یا نہیں۔

تالاب والا "طریقہ) حصوں میں درست کھا کر مجموعی علٹی ("4.2

تفہیم القرآن کے مطابق کچھ لوگوں نے کھلا حکم توڑنے کے بجائے ایک چال نکالی۔ انہوں نے کارے پر نالیاں یا چھوٹے تالاب بنائے، یا ایسا پھنڈ رکھا کہ سبتوں کے دن میکھلیاں اندر آکر پھنس جائیں یا محفوظ ہو جائیں۔ پھر لگلے دن وہ انہیں نکلتے اور یہ عذر دیتے کہ ہم نے سبتوں کے دن شکار نہیں کیا، ہم نے تو لگلے دن نکلا ہے۔

اصل خرای کیا تھی؟) حقیقت برقرار، صرف شکل بدی (4.3)

اس واقعہ کا مرکزی سبق تالاب نہیں بلکہ ذہنیت ہے: اللہ کے حکم کو "قانونی چال" سے مات دینے کی کوشش۔ نام اور طریقہ بدل کر مسموع نتیجہ برقرار رکھنا اسی لئے بعد والوں کیلئے سخت تنقیدیہ بنا۔

سبتوں والا امتحان: اسلامک بینکنگ پر اطلاق 4.4

اب اصولی سوال یہ بنتا ہے

- اگر اسلامی فناں حقیقت میں خرید و فروخت، اجارہ یا شرکت کے ذریعے اقتصادی حقیقت بدل دے، اور حقیقی ملکیت و حقیقی خطرہ موجود ہو، تو وہ سود سے مختلف ہو سکتا ہے۔

- لیکن اگر حقیقت وہی رہے ”آج رقم، کل زیادہ رقم، مقرہ اور محفوظ“، اور صرف معابرے بدل کر ہر حصہ الگ الگ درست دکھایا جائے، تو یہ سبتوں والے انداز سے مشابہ ہو جاتا ہے۔

تعریف: اگر کسی معاملے کو آپ حقیقی بیع، حقیقی اجارہ یا حقیقی شرکت کے طور پر سمجھا ہی نہ سکیں اور اصل میں صرف ”رقم پر ضمانتی فاءہ“ مختلف خانوں میں بانٹ کر دکھایا جا رہا ہو، تو یہ ساخت مشتبہ ہے — چاہے دستاویزات اسلامی ناموں سے بھر دیں۔

یہی تناؤ اسی میزان والے متن کے اندر بھی ملتا ہے (5)

مارک اپ ”کبھی صرف نام رہ جاتا ہے“ 5.1

اسی نوع کے مباحث میں یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اگر مارک اپ حقیقت میں سودی قرض کی جگہ صرف نام بدل کر لگا دیا جائے تو یہ تعبیری حقیقت نہیں بلکہ تعبیری اصطلاح ہے۔

مرانجہ کا غلط استعمال (قرض کی نقل) 5.2

متن کی نوعیت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مرانجہ جیسی جائز صورت کو بعض اوقات سودی فناںگ کے تبادل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جس سے اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ کہیں یہ ”سود کو سود کئے بغیر کمانے“ کا طریقہ تو نہیں بن رہا۔

آپ کی مثال : رہن → رقم → زیادہ رقم → جائیداد واپسی (6)

کیا "بیج + کرایہ + واپسی خید" سود کو حصوں میں بانٹنا ہے ؟ 6.1
معاملہ سیدھا کر کے دیکھیں

- آدمی کو گھر یا رقم چاہیے۔
- فناں رقم فراہم کرتا ہے۔

واپسی میں وقت کے ساتھ زیادہ رقم لی جاتی ہے۔

جائیداد مدت بھر بندھی رہتی ہے، ادا شگی کامل ہونے پر کھلتی ہے۔

روایتی قرض میں یہ اصل و سود کے ساتھ رہن ہے۔ کچھ اسلامی ساختوں میں اسی کو کئی معابدوں میں بیان کیا جاتا ہے: بینک کو بیج، پھر صارف کو اجارہ، پھر واپسی خید) اکثر بتدریج (۔

آپ کا اصل اعتراض یہ ہے: اگر مجموعی نتیجہ یہ نکلے کہ فناں کو وقت کے بد لے لاناً زاغ و واپسی ملے، اور اثناء صرف قانونی لپیٹ بن جائے، تو حقیقت وہی رہتی ہے — بن حصوں میں درست دکھائی جاتی ہے۔

ملکیت کا سوال) اصل گفتگی (7)

آپ نے پوچھا: خید کب ہوتی ہے — شروع میں یا آخر میں ؟

دو مختلف ماؤں) یہ ایک جیسی بات نہیں (7.1)

الف (اجارہ کے بعد ملکیت بینک مدت میں مالک، صارف کرایہ دیتا ہے، آخر میں ملکیت منتقل ہوتی ہے۔

ب (گھٹنی شراکت: شروع سے مشترکہ ملکیت، صارف بینک کا حصہ بتراجخ خپیتا ہے، کرایہ صرف بینک کے باقی حصے پر ہوتا ہے، ملکیت بتراجخ منتقل ہوتی ہے۔

اگر کاغذ میں گھٹنی شراکت لکھی ہو مگر عملی طور پر معاملہ محفوظ قرض جیسا چلے، تو سبتوں والے خدشے کی جگہ یہی ہے۔

حقیقت کا معیار: حقیقی ملکیت اور حقیقی خطرہ 7.2

اصولی معیار یہ ہے: اگر انتظام حقیقی ملکیت کی نمائگی نہیں کرتا اور صرف وصولی کا حق ایک قرضی دعوے کی طرح بن جاتا ہے، تو معاملہ حقیقت میں مشتبہ ہو جاتا ہے۔ لہذا اگر بینک ملکیت کا دعویٰ کرے مگر ملکیت خطرہ نہ اٹھائے، تو سوال کھڑا ہوتا ہے۔

عوام کیلئے عملی چیک لست (8)

بینک سے یہ سوالات کریں۔ اگر جواب ممکن ہوں، تو یہ ممکن پن خود ایک علامت ہے۔

ملکیت اور خطرہ

- مدت میں حقیقی مالک کون ہے — صرف کاغذ پر نہیں؟
- اگر گھر کو نقصان ہو جائے تو کس کا کیا نقصان ہوتا ہے؟
- وہ ذمہ داریاں جو عموماً مالک پر ہوتی ہیں، کس پر ہیں؟

کرایہ یا سود کی شکل؟

- کرایہ واقعی بینک کے حقیقی حصے اور حقیقی انتفاع کے بدلتے ہے یا صرف وقت کے ساتھ رقم کی قیمت کی طرح چل رہا ہے؟
- اگر آپ جلد ادائیگی کریں تو بینک کی مجموعی وصولی قدرتی طور پر کم ہوتی ہے یا سودی شیروں کی طرح برقرار رہتی ہے؟

جوانی اور ضمانت

- تاخیر کے جوانی کی آمدن بنتے ہیں یا شرعی طور پر محروم طریقے سے نمائے جاتے ہیں؟
- کیا بینک کا منافع ہر حال میں ضمانتی ہے یا واقعی خطرہ بھی موجود ہے؟

حقیقت

- اگر آپ اسے سادہ الفاظ میں بیان کریں تو کیا یہ "ہم نے مل کر گھر خیدا، تم میرے حصے کا کرایہ دیتے ہو، پھر مجھے بتدریج خرید لیتے ہو" بتتا ہے یا "میں نے رقم دی، تم زیادہ رقم واپس دو گے، گھر ضمانت ہے؟"
- اگر دوسری شکل زیادہ سمجھ لگتی ہے تو یہ ساخت مشتبہ ہے۔

اگر یہ راستہ درست ہوتا تو اسے بطور حل واضح کر دیا جاتا۔ (9)

اگر سود کو "بیع + کرایہ + واپسی خرید" کی شکل دے کر درست کرنا مقصود ہوتا تو یہ طریقہ بطور عمومی تبادل نبی ﷺ سے واضح طور پر سکھایا جاتا اور اس پر عمل کر کے دکھایا جاتا۔ اس کے بر عکس اصل سوال یہی رہتا ہے کہ ہم اسلامی ناموں سے حقیقی بیع و اجارہ و شراکت کر رہے ہیں یا قرض کا نتیجہ برقرار رکھ کر صرف لیبل بدل رہے ہیں؟

حقیقی تبادل (فلاحی راستے) (10)

شراکتی فناس (10.1)

مشارکہ اور مضاربہ بسمایہ حقیقی سرگرمی سے جتنا ہے، منافع تقسیم ہوتا ہے، نقصان اصول کے مطابق برداشت ہوتا ہے۔

حقیقی اجارہ 10.2

اجارہ تب معنی رکھتا ہے جب ملکیت حقیقی ہو اور خطرہ کمل طور پر صارف پر نہ ڈال دیا جائے۔

عوامی فلاح اور قرض حسنہ 10.3

زکوٰۃ، وقف، اور قرض حسنہ جیسے راستے لوگوں کو قرض کے جال اور معاشرتی دباو سے نکالنے کی طرف لے جاتے ہیں۔

نتیجہ : اس کتابچے کی مانگ کیا ہے؟ (11)

یہ "اسلامک بینکنگ" کے خلاف نفرت کا کتابچہ نہیں۔ یہ شفافیت اور حقیقت کا کتابچہ ہے۔ ممنوع نتیجہ برقرار رکھ کر اسے کاغذی خانوں میں تقسیم نہ کیا جائے۔ عوام کو لیبل نہیں، حقیقت دکھائی جائے۔ اگر بیع ہے تو حقیقی بیع، اگر اجارہ ہے تو حقیقی اجارہ، اگر شرآکت ہے تو حقیقی شرآکت۔

حوالہ جات) اسی پروجیکٹ کی فائلیں (

- میزان بینک کی آن لائن ای بکس : اسلامک بینکنگ والا من (جس کا خلاصہ اور چینیغ کیا گیا)
- پروجیکٹ لائبریری : تفسیم القرآن (جلد 1 تا 6)، احکام القرآن (جلد 1 تا 6)، احیاء علوم الدین (جلد 1 تا 4)، کتاب الاموال، کتاب المخراج، مشکلة